6035-جو شخص قتل تک پہنچ جائے اور نماز ترک کرنے پر اصرار کرے وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے ؟

سوال

میرے عزیز استاد صاحب اللہ تعالی آپ کے علم میں اضافہ فرمائے :

تارک نماز کے بارہ میں علماء کرام کی مختلف آراء ہیں، معروف آئمہ کرام مثلا امام احمد وغیرہ کا فتوی پڑھ کر ظاہر یہ ہوتا ہے کہ دلیل کی بنا پر صحیح یہی ہے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے، جس کی بنا پر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، لیکن اس کے خلاف بھی ایک رائے پائی جاتی ہے جو میں سمجھ نہیں سکا :

چنانچہ امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ : اسے قتل تو کیا جائیگا، لیکن وہ کافر نہیں، تو اس طرح وہ مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن ہو گا، لیکن اگر کسی شخص کو نماز ترک کرنے کی بنا پر قتل کیا جائے اور اسے توبہ کرنے کے لیے تین دن کی مہلت بھی دی گئی ہو تو وہ شخص مسلمان کیسے شمار ہو گا ؟

اس شخص نے موت کو نماز ادا کرنے پر فضیلت دی، جبکہ واجب یہ ٹھرا کہ وہ کافر ہے، میری گزارش ہے کہ اس کی وضاحت کریں.

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

حقیقت یہ ہے کہ سائل کے ذکر کردہ اشکال قوی ہیں، لیکن جو شخص اسے کافر نہیں کہتا اس کے پاس اس کی معتبر تخریج موجود ہے، اسی لیے شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے اسے متاخرین فقہاء کے ہاں فاسد سے تعبیر کیا ہے، جسے صحابہ کرام تو جانتے تک نہ تھے، کیونکہ جیسا کہ سائل نے بیان کیا ہے جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی اسلام ہو وہ نماز ترک کر کے اپنے آپ کو تلوار کے سامنے پیش نہیں کرتا، اور یہ اعتراض تارک نماز کو کافر قرار دینے والے پر وارد نہیں ہوتا، ہم شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی کلام پڑھتے ہیں تا کہ موضوع کی وضاحت ہو جائے اور اشکال بھی زائل ہو :

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور جو شخص اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے نماز ترک کرنے پر اصرار کرے، تو فقہاء کرام میں فروعات بنانے والوں کئی ایک فروع بیان کی ہیں :

پہلی یہ ہے کہ : جمہور علماء امام مالک، شافعی، اور احمد کے ہاں یہ قول ہے کہ اگر اسے قتل تک بند کیا جائے تو کیا وہ کافر اور مرتد ہونے کی بنا پر قتل ہو گا یا کہ مسلمانوں میں سے فاسق کی طرح ؟ اس میں دو مشہور قول ہیں، جو دونوں امام احمد سے روایتیں بیان کی گئی ہے.

اور یہ فروعات صحابہ کرام سے منقول نہیں، اور یہ فاسد ہیں!!

چنانچہ اگر وہ باطن میں نماز کا اقرار اور اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ قتل ہونے تک ترک نماز پر اصرار کرے ، بنو آدم اور ان کی عادات میں یہ معروف نہیں! اس لیے اسلام میں یہ کبھی واقع نہیں ہوا، اور نہ ہی یہ معروف ہے کہ کوئی شخص اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھے اور اسے کہا جائے کہ : اگر تم نے نماز ادا نہ کی تو تمہیں قتل کر دیا جائیگا، اور وہ نماز کی فرضیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے ترک نماز پر اصرار کرے ، ایسا اسلام میں کبھی نہیں ہوا.

اور جب بھی کوئی شخص قتل تک نماز ادا نہ کرے تو وہ باطن میں نماز کی فرضیت کا اعتقاد نہیں رکھتا، اور نہ ہی وہ اسے ادا کرنے التزام نہیں کرتا تو مسلمانوں کے اتفاق کے مطابق یہ شخص کافر ہے ، جیسا کہ صحابہ کرام سے آثار میں اس کا کفر ثابت ہے ، اور اس پر صحیح دلائل دلالت کرتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" بندے اور کفر کے درمیان نماز کے علاوہ کوئی چیز نہیں " صحیح مسلم

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

" ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے ، چنانچہ جس نے نماز ترک کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا "

اور عبد اللہ بن شقیق کا قول ہے : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اور عمل کو ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے "

چنانچہ جو شخص بھی موت تک نماز ترک کرنے پر مصر ہو اور اس نے اللہ کے لیے کبھی سجدہ نہ کیا ہو تو یہ کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی اس نے نماز کی فرضیت کا اقرار کیا ہے ، کیونکہ نماز کی فرضیت کا اقرار اور نماز کا تارک قتل کا مستحق ہے یہ اعتقاد رکھنا نماز کی ادائیگی کی طرف دعوت دیتا ہے ، اور قدرت و استطاعت کے ساتھ داعی مقدور چیز کے فعل کو واجب کرتا ہے ، چنانچہ اگر قادر شخص نے کبھی بھی وہ فعل نہ کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے حق میں داعی ہے ہی نہیں... اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (22/47-49).

سائل سے گزارش ہے کہ وہ سوال نمبر (2182) کے جواب کا مطالعہ ضرور کرے .

واللہ اعلم.